حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضراتِ انصار سے محبت کا عام اعلان

جینا مرنا اَنصار کے ساتھ

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 45 سائیڈ A 1985 - 03 - 22)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جناب رسول اللہ ﷺ نے انصار کی تعریف کی ہے اتنی زیادہ کہ ایک دفعہ ارشاد فرمایا لَوْلَا الْھِجْرَۃُ لَکُنْتُ اِمْرَءً مِنَ الْاَنْصَارِ [1] اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا وَلَوْسَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا اگر لوگ ایک وادی چلیں اور انصار ایک وادی چلیں یا شعب گھاٹی چلیں لَسَلَکْتُ وَادِی الْاَنْصَارِ وَشِعْبَھَا [2] تو میں اس وادی میں اس گھاٹی میں جسے انصار پسند کریں اور اختیار کریں اس میں چلنا پسند کرتا یا پسند کروں گا۔ ارشاد فرمایا ''اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ'' انصار میرے لیے اس کپڑے جیسے ہیں جو میرے بدن سے لگا ہوا ہے اور باقی لوگ وہ ایسے ہیں جیسے وہ کپڑا ہو جو اُوپر سے اوڑھا گیا ہو۔

انصار کے متعلق پیشین گوئی :

اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً یا اُثْرَۃً میرے بعد آپ لوگ یعنی انصار یہ دیکھیں گے کہ ترجیح دی جاتی ہے یعنی دوسرے لوگ اپنے آپ کو ترجیح دیں گے اور تمہیں ترجیح نہیں دیں گے۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ٥٧٦ [2] ایضاً

حضراتِ انصار کو نصیحت :

فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ تو پھر تم اس روّیے پر صبر کرنا حتیٰ کہ تم میرے سے حوضِ کوثر پر ملاقات کرو۔

حضرت ابوسفیانؓ کا مزاج اور حضرت عباسؓ کی دانائی :

فتح مکہ کے دن ایک قصہ پیش آ گیا اور وہ یہ تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ہی سمجھداری سے ابوسفیان کو اسلام کی دعوت دی اور یہ کہا کہ اب اس کے سوا چارہ کار کوئی نہیں ہے کہ تم اسلام قبول کرلو۔ وہ مسلمان ہو گئے پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان جو ہیں وہ کچھ ناموری چاہتے ہیں ابھی مسلمان ہوئے ہیں۔ کفر کے دور میں تو ناموری کی عادت تھی تو اگر ان کی کسی طرح عزت افزائی فرمادی جائے تو بہت بہتر ہوگا۔

فتح کے بعد امن نہ کہ قتل و غارت :

تو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ یہ اعلان کر دیں کہ مَنْ دَخَلَ دَارَاَبِیْ سُفْیَانَ فَھُوَاٰمِنٌ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے پناہ پکڑے وہ امن میں ہے۔ اب یہ بڑی اُن کی عزت افزائی کی بات ہوگئی اور یہ کہ مَنْ اَلْقَی السِّلَاحَ فَھُوَاٰمِنٌ جو ہتھیار ڈال دے وہ امن میں ہے۔ انصار فرماتے ہیں کہ کچھ ہم میں سے بعض لوگوں نے ایسی بات کہی کہ دیکھئے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنے خاندان کی طرف محبت، رغبت، نرمی پیدا ہوئی ہے۔ انھوں نے کہا تھا فِیْ قَرْیَتِہٖ اپنی بستی میں مکہ مکرمہ آپ کا وطن تھا اس میں داخل ہو رہے تھے اور جن سے لڑائی تھی یا جو ہتھیار ڈال رہے تھے اگر چہ ساری عمر کے دشمن تھے مگر قرابت داری بھی تھی اِن سے، یہ جملہ کسی نے کہا انصار میں سے۔ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر وحی اُتری۔ آقائے نامدار ﷺ نے ان کو بلایا اور بلا کر فرمایا کہ تمہارا خیال یہ ہے کہ اپنے خاندان کی اور اپنے شہر کی محبت اور رغبت میرے اُوپر غالب آ گئی ہے۔

انصار کے خیال کی تردید :

کَلَّا ہرگز ایسے نہیں ہے اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ میں خدا کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں سچا رسول ہوں پیغمبر ہوں اُس کا بھیجا ہوا ہوں۔ ھَاجَرْتُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ اَلْمَحْیٰ مَحْیٰکُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ میں نے ہجرت کر لی ہے یہاں سے، میں مکہ مکرمہ چھوڑ چکا ہوں یہ نہیں کہ میں یہاں آ کر رہ جاؤں۔ اگر محبت کا غلبہ ہوتو پھر تو وطن سے زیادہ محبت ہوا کرتی ہے پھر تو ایسے ہوتا کہ میں یہاں آ کر دوبارہ بس جاؤں لیکن ایسا نہیں ہے۔ میں نے ہجرت کی اللہ کے لیے اور ہجرت

کر کے تمہارے پاس گیا ہوں اَلْمَحْیَ مَحْیَاکُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ زندگی ہے تو تمہارے ساتھ موت ہے تو تمہارے ساتھ۔

حضرت انصار کا محبت بھرا جواب :

قَالُوْا وہ کہنے لگے کہ ہم نے جو یہ جملہ کہا ہے بری نیت سے نہیں کہا وَاللّٰہِ مَاقُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ہمارے دل میں جو بات تھی وہ یہ تھی کہ ہم خدا اور اُس کے رسول کے بارے میں بڑے بخیل ہیں ہم چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بس ہمارے ہی پاس رہیں تو جو کچھ بھی ہم نے کہا وہ بھی جذباتِ محبت ہی تھے کہ جناب کو ہم نہیں چھوڑنا چاہتے۔ یہ ہم نہیں چاہتے تھے پسند نہیں کرتے تھے دل نہیں آمادہ ہوتا تھا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر پھر مکہ مکرمہ میں آ جائیں۔

محبت کی تصدیق اور عذر کی قبولیت :

ارشاد فرمایا فَاِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُصَدِّقَانِکُمْ وَیُعْذِرَانِکُمْ اللہ اور اس کے رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں کہ تم سچ کہہ رہے ہو اور تمہیں معذور قرار دیتے ہیں کہ یہ جملہ جو تمہاری زبان سے نکلا جملہ نامناسب ہے لیکن اس کا داعیہ نامناسب نہیں ہے وہ داعیہ صحیح تھا تو تصدیق اس کی ہوگئی اور الفاظ مناسب نہیں تھے تو تمہیں معذور قرار دیا اس نے یعنی معاف ہوگئے تمہارے وہ الفاظ اور نیت جو تمہاری تھی اس پر تصدیق ہوگئی۔ مطلب یہ ہے کہ تمہاری نیت تو تھی ہی اچھی تو وہ اچھائی رہی۔ آقائے نامدار ﷺ کا حال یہ تھا کہ آپ نے ایک دفعہ دیکھا بچے کچھ عورتیں ایک شادی سے آ رہے ہیں رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ. اَللّٰھُمَّ کا لفظ تو ایسے ہے جیسے کسی کو دیکھ کر اللہ اللہ کہہ دے کوئی، اس طرح سے ہے۔ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ تم مجھے بہت ہی زیادہ محبوب ہو یعنی الانصار۔ مراد تھی یہ کہ انصار کرام جو ہیں وہ مجھ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو جنھوں نے کہ مدد کی قربانی دی اور اتنی قربانی دی کہ جتنے مہاجرین تھے اُن کے قیام کا تمام چیزوں کا انتظام کرنے میں جو اُن کی استطاعت میں تھا وہ کیا اور دل سے اُن کو رکھا دل سے اُن کو چاہا، اسلام کو چاہا، جہاد میں حصہ لیتے رہے، بہت کچھ ہوتا رہا۔ اور یہ بھی پہلے گزر چکا ہے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا کہ انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے نفرت اور بغض یہ نفاق کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی محبت پر قائم رکھے ان کی محبت زیادہ پیدا فرمائے اور آخرت میں ان کا ساتھ عطا فرمائے۔ آمین۔ اختتامی دُعا........................